محمد رفیع مفتی

اخلاقیات

(۵)

انبیا کی محبت میں غلو کی نفی

(۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُہُ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہُ۔ (بخاری، رقم ۳۴۴۵)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مجھے میرے مرتبے سے نہ بڑھاؤ جیسے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو بس اللہ کا بندہ ہوں، چنانچہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہا کرو۔''

توضیح:

انبیا اور صالحین کے ساتھ انسانوں کی حد سے بڑھی ہوئی محبت انھیں شرک کی وادی میں دھکیل دیتی ہے، چنانچہ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص خود آپ کو آپ کے اصل مقام و مرتبہ سے بلند خیال کرے۔

مشرکانہ کلمات کی نفی

(۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقُوْلُ مَا

شَاءَ اللّٰهُ وَشِئۡتَ فَقَالَ: بَلۡ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحۡدَهُ۔ (احمد،رقم۱۹۶۵)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو 'ما شاء الله و شئت' (جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں) کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: بلکہ جو اللہ اکیلا چاہے۔''

توضیح:

وہ باتیں جو صرف خدا کے ساتھ خاص ہیں، آپ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو متنبہ کیا کہ ان میں کسی اور کو شریک کرنا جائز نہیں۔ اس کائنات میں چونکہ صرف ایک ہی مشیت جاری و ساری ہے، لہٰذا آپ نے اس میں کسی بھی دوسرے کو شریک کرنے سے منع فرمایا۔

مشرکانہ عمل کی ممانعت

(۳۰) عَائِشَةُ وَعَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطۡرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجۡهِهِ فَإِذَا اغۡتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنۡ وَجۡهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنۡبِيَائِهِمۡ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔ (بخاری، رقم ۴۳۶)

''عائشہ اور عبد اللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے پھر جب کچھ افاقہ ہوتا تو اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیتے، آپ نے اضطراب کی اسی حالت میں فرمایا: یہود و نصاریٰ پر خدا کی پھٹکار ہو کہ انھوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ آپ (یہ فرما کر اپنی امت کو) ان کاموں سے بچنے کو کہہ رہے تھے جو انھوں نے کیے تھے''۔

(۳۱) عَنۡ أَبِي مَرۡثَدٍ الۡغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجۡلِسُوا عَلَى الۡقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيۡهَا۔ (مسلم،رقم ۲۲۵۰)

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

''ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ قبروں پر بیٹھا کرو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرو۔''

توضیح:

قبروں پر بیٹھنا اس لیے منع فرمایا کہ یہ صاحب قبر کی توقیر کے خلاف ہے اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے اس لیے منع فرمایا کہ اس میں اُن کی عبادت کرنے سے مشابہت پائی جاتی ہے اور اس لیے بھی کہ پھر کہیں رفتہ رفتہ انھیں عبادت گاہیں نہ بنالیا جائے، جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔ آپ نے اُن کے اسی کام کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور اپنی امت کو متنبہ کیا کہ وہ ایسا ہرگز نہ کریں۔

والدین سے حسن سلوک کا حکم

(۳۲) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ۔ (بخاری، رقم ۵۹۷۱)، (مسلم، رقم ۶۵۰۱)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے۔ آپ نے فرمایا: تمھاری ماں، اس نے کہا پھر کون ہے آپ نے فرمایا: پھر تمھاری ماں، اس نے کہا پھر کون ہے آپ نے فرمایا: پھر تمھاری ماں، اس نے کہا پھر کون ہے آپ نے فرمایا: پھر تمھارا باپ۔''

(۳۳) قَالَ (عبدُاللهِ) سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَیُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَیٌّ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَیٌّ قَالَ: الْجِهَادُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (بخاری، رقم ۵۲۷) ، (مسلم، رقم ۲۵۲)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا ، پوچھا اس کے بعد، آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، پھر پوچھا اس کے بعد، آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

(٣٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ (مسلم، رقم ٦٥١٠)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس شخص کے لیے ذلت ہے، اُس شخص کے لیے ذلت ہے، اُس شخص کے لیے ذلت ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کس کے لیے، یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: جس کے ماں باپ یا اُن میں سے کوئی ایک اُس کے پاس بڑھاپے کو پہنچا اور وہ اِس کے باوجود (اُن کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

(٣٥) عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔ (بخاری، رقم ٣٠٠٤)

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے جہاد کی اجازت چاہی۔ آپ نے پوچھا: تمھارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر اُن کی خدمت میں رہو، یہی جہاد ہے۔''

(٣٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبَوَايَ قَالَ: أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا۔ (ابو داود،

رقم ۲۵۳۰)

''ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ یمن کے لوگوں میں سے ایک شخص (جہاد کی غرض سے) ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا: یمن میں کوئی عزیز ہے؟ عرض کیا: میرے ماں باپ ہیں۔ فرمایا: اُنھوں نے اجازت دی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: جاؤ اور اُن سے اجازت لو، اگر دیں تو جہاد کرو، ورنہ اُن کی خدمت کرتے رہو۔''

(۳۷) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ: فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا۔ (نسائی، رقم ۳۱۰۶)

''معاویہ اپنے باپ جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ، جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے پوچھا: تمھاری ماں زندہ ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تو اُس کی خدمت میں رہو، اِس لیے کہ جنت اُس کے پاؤں کے نیچے ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

(۳۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ۔ (ترمذی، رقم ۱۸۹۹)

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پروردگار کی خوشی باپ کی خوشی میں اور اُس کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔''

توضیح:

یہ احادیث ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے نزدیک انسان کے لیے اُس کے والدین کی کیا حیثیت اور اہمیت ہے۔

۱۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ حسن سلوک کے حوالے سے ماں کا درجہ باپ سے تین گنا ہے۔

۲۔ والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ جہاد جیسے عظیم عمل سے بھی افضل ہے، لہٰذا، اگر انھیں اولاد سے خدمت کی ضرورت ہے تو پھر انھیں تنہا چھوڑ کر جہاد پر چلے جانا صحیح نہیں ہے۔

۳۔ انسان اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کرکے آسانی سے جنت حاصل کرسکتا ہے۔ اگر کسی شخص کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی حالت میں اُس کے پاس موجود ہو اور وہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہیں کرتا تو وہ یقیناً بدنصیب ہے۔

۴۔ انسان کی جنت اس کی ماں کے قدموں تلے ہے۔

۵۔ اللہ کی خوشی باپ کی خوشی میں اور اُس کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔

والدین سے حسن سلوک کا صلہ

(۳۹) عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِی امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّی تَأْمُرُنِی بِطَلَاقِهَا قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ۔ (ترمذی، رقم ۱۹۰۰)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

''ابودردا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: باپ جنت کا وسطی دروازہ ہے، خواہ تو اسے ضائع کردے یا اس کی حفاظت کرے۔''

توضیح:

یہاں باپ سے مراد والدین ہیں۔ فرمایا کہ یہ جنت کا وسطی یعنی بہترین دروازہ ہیں، انسان ان کی خدمت کرکے نہایت آسانی سے جنت کا اعلیٰ درجہ حاصل کرسکتا ہے۔ چنانچہ یہ بات خود اُس پر منحصر ہے کہ وہ اپنی ابدی زندگی سنوارنے کے لیے کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔

والدین کا حق

(۴۰) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمرو أَنَّ رَجُلًا أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِی مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِی یَحْتَاجُ مَالِی قَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ

أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔ (ابوداود، رقم ۳۵۳۰)

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرے باپ کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ ہی کا ہے۔ (اے لوگو) بے شک تمھاری اولاد تمھاری پاکیزہ کمائی ہے، چنانچہ (تمھارے لیے یہ جائز ہے کہ) تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔''

توضیح:

انسان کی اولاد اُس کی کمائی ہے۔ چنانچہ والدین اپنی اولاد کی کمائی میں سے اپنی ضروریات کے بقدر بلا جھجک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اپنی اولاد کا مال ان کے لیے کسی غیر کا مال نہیں ہوتا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com